جاوید احمد غامدی

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر محمد عامر گزدر

عذاب قبر

(۵)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

— ۲۵ —

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ[1]: «إِنَّ لِلْقَبْرِ لَضَغْطَةً لَوْ نَجَا مِنْهَا أَحَدٌ لَنَجَا مِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ».

سیدہ عائشہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً قبر میں ایک نوعیت کی تنگی ہوتی ہے، جس سے اگر کوئی شخص بچا ہوتا تو سعد بن معاذ ضرور بچ جاتے[1]۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ سیدنا سعد کے لیے بڑی تحسین کا جملہ ہے کہ جب اُن جیسی غیر معمولی شخصیت بھی نہیں بچ سکی تو تا بہ دیگراں چہ رسد۔ مطلب یہ ہے کہ موت کے دروازے سے گزر کر قبر میں داخل ہونا بجائے خود ایک سخت مرحلہ ہے جو ہر نیک و بد کو لازماً پیش آتا ہے۔ چنانچہ موت سے پہلے بیماری یا تکلیف جس طرح کسی کے اچھا یا برا ہونے کا پیمانہ نہیں ہوتی، اُسی طرح قبر کی تنگی بھی اِس کا پیمانہ نہیں ہوتی۔ اِس کی مثال ولادت سے پہلے دردِ زہ کی ہے، جس سے سیدہ مریم جیسی خاتون کو بھی دوچار ہونا پڑا۔ چنانچہ یہ کوئی عذاب نہیں، بلکہ موت کے بعد اِس مرحلے کے لیے عام قانون اور محض اُس کیفیت کا بیان ہے جو داخل ہوتے

وقت محسوس ہوتی ہے۔ ایمان والوں کے لیے اِس کے بعد راحت ہی راحت ہے، جس کا ذکر پیچھے متعدد روایتوں میں ہو چکا ہے۔ یہ بات، البتہ ملحوظ رہے کہ 'قبر' کے لفظ سے یہاں بھی وہی غیر مرئی قبر مراد ہے، جس میں لوگ قیامت کے دن تک سوتے رہیں گے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند اسحاق، رقم ۱۱۱۴ سے لیا گیا ہے اور اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند ابن جعد، رقم ۱۵۴۸۔ فضائل الصحابۃ، احمد، رقم ۱۵۰۱۔ مسند حارث، رقم ۲۷۹۔ السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۱۲۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۸۹۷۔ جزء ابن فیل، رقم ۸۴۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۱۲۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۰۶۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۹۲۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۲۶

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،[۱] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ دُفِنَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى قَبْرِهِ قَالَ: «لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ لَنَجَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، وَلَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ رُخِّيَ عَنْهُ»[۲].

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی قبر پر بیٹھے ہوئے فرمایا تھا کہ قبر کی آزمایش سے اگر کوئی شخص بچا ہوتا تو سعد بن معاذ ضرور بچ جاتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ تو اُنھیں بھی بھینچا گیا ہے، مگر پھر نرمی کر دی گئی[۱]۔

۱۔ یعنی عام لوگوں کے لیے جو کیفیت کچھ دیر تک رہتی ہے، اُن کے لیے اُس میں بھی کمی کر دی گئی۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۰۸۲۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات المعجم الاوسط،

طبرانی، رقم ۶۵۹۳ اور اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۱۲ میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں۔

۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے ایک طریق، المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۱۳۵۵۵ میں آپ کا یہ ارشاد اِن الفاظ میں نقل ہوا ہے: ’’إِنَّ سَعْدًا ضُغِطَ فِي قَبْرِهِ ضَغْطَةً، فَسَأَلْتُ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهُ‘‘، ’’سعد کو ایک مرتبہ قبر کی تنگی کا ضرور سامنا ہوا، پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اِن کے معاملے میں اِس تنگی میں بھی تخفیف فرما دیں‘‘۔

— ۲۷ —

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ[1]: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِينَ تُوُفِّيَ، قَالَ: فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ، سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَبَّحْنَا طَوِيلًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِمَ سَبَّحْتَ؟ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ: «لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ». وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ[2]: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِسَعْدِ [بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ يُدْفَنُ[3]]: «هٰذَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ الَّذِي [اهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ، وَ[4]] فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، [وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، لَقَدْ[5]] شُدِّدَ عَلَيْهِ [فِي قَبْرِهِ[6]]، ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ».

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنھی کی طرف گئے تھے۔ آپ جب اُن کی نماز جنازہ سے فارغ ہوئے اور اُنھیں قبر میں دفنا کر اینٹیں برابر کر دی گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح کی اور ہم سب بھی دیر تک تسبیح کرتے رہے۔ پھر آپ نے تکبیر کہنا شروع کیا تو

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ہم نے بھی تکبیر کہی۔ چنانچہ آپ سے سوال کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول، آپ نے اِس موقع پر یہ تسبیح اور پھر تکبیر کیوں کہی؟ آپ نے فرمایا کہ اِس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی، یہاں تک کہ اب اللہ تعالیٰ نے اِسے اِس کے لیے کشادہ کر دیا ہے۔ اِنھی جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طریق میں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں کہ جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور اُن کی تدفین ابھی جاری تھی، اُس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جس کے لیے عرش الٰہی ہل گیا ہے اور آسمان کے دروازے اِس کے لیے کھول دیے گئے ہیں اور اِن کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے شریک ہوئے ہیں۔ تاہم قبر میں اِس پر بھی کچھ سختی ہوئی، لیکن اب وہ اِس سے دور کر دی گئی ہے۔[۱]

۱۔ یہ جس قانون کے تحت ہوتا ہے، اُس کی وضاحت ہم نے پیچھے روایت ۲۵ کے حاشیے میں کر دی ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس واقعے کا متن مسند احمد، رقم ۱۴۸۷۳ سے لیا گیا ہے۔ تعبیر کے معمولی اختلاف کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۴۵۰۵، ۱۵۰۲۹۔ فضائل الصحابۃ، احمد، رقم ۱۴۹۶، ۱۴۹۷۔ حدیث ہشام بن عمار، رقم ۹۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۸۹۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۳۳۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۳۴۰، ۵۳۴۶۔ دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۱۴۰۵۔

۲۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح ابن حبان، رقم ۳۰۳۳۷ سے لیا گیا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کی اِس روایت کا ایک شاہد ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے، جس کے مراجع یہ ہیں: السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۵۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۹۳۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۴۱۷۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۱۷۰۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۳۳۳، ۱۳۵۵۵۔ معرفۃ الصحابۃ، ابو نعیم، رقم ۳۱۱۱۔ دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۱۴۰۴۔

۳۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۵۳۴۰۔

۴۔ حدیث ہشام بن عمار، رقم ۹۔

۵۔ یہ اضافہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے ایک طریق، السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۵۵ سے لیا گیا ہے، جب کہ دلائل النبوۃ، بیہقی، رقم ۱۴۰۴ میں اِنھی سے یہ بات اِس تعبیر کے ساتھ نقل ہوئی ہے: 'وَشَيَّعَ جِنَازَتَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ'، ''اور ستر ہزار فرشتوں نے اُن کا جنازہ اُٹھایا''۔

۶۔ تہذیب الآثار، طبری، رقم ۸۹۶۔

— ۲۸ —

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ[۱] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى صَبِيٍّ أَوْ صَبِيَّةٍ فَقَالَ: «لَوْ نَجَا أَحَدٌ مِنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ لَنَجَا هٰذَا الصَّبِيُّ». وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ،[۲] أَنَّ صَبِيًّا دُفِنَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ أَفْلَتَ أَحَدٌ مِنْ ضَمَّةِ الْقَبْرِ لَأَفْلَتَ هٰذَا الصَّبِيُّ».

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے یا بچی کی نماز جنازہ پڑھنے کے بعد فرمایا: قبر کی تنگی سے اگر کوئی بچا ہوتا تو یہ بچہ ضرور بچ جاتا۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بچے کو دفن کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس موقع پر بھی یہی بات فرمائی کہ قبر کے بھینچنے سے اگر کوئی محفوظ رہ سکتا تو یہ بچہ ضرور محفوظ رہتا[۱]۔

۱۔ یہ روایت اُس مدعا کو بالکل واضح کر دیتی ہے جو ہم نے اِس مضمون کی روایتوں سے سمجھا اور پیچھے تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۳۵ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: السنۃ، عبد اللہ بن احمد، رقم ۱۴۳۴۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۷۵۳۔

۲۔اِس روایت کا متن المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۳۸۵۸ سے لیا گیا ہے۔اِس طریق کا تنہا ماخذ یہی ہے۔

— ۲۹ —

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ[۱] كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ، وَخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ وَهُمَا يُرِيدَانِ أَنْ يَتْبَعَا جِنَازَةَ مَبْطُونٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ يَقْتُلُهُ بَطْنُهُ، فَلَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ»؟ فَقَالَ: بَلَى.

عبد اللہ بن یسار سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں ایک شخص کے جنازے میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے، جو پیٹ کے مرض سے فوت ہوا تھا۔اُن میں سے ایک نے اُس موقع پر اپنے ساتھی سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری سے فوت ہو جائے، اُس کو ہرگز قبر میں عذاب نہیں ہو گا[۱]؟ اُس کے ساتھی نے جواب میں کہا: بالکل، کیوں نہیں۔

۱۔مطلب یہ ہے کہ ایمان و عمل میں سبقت کرنے والے اگر کسی سزا کے مستحق بھی ہوں تو اِس طرح کی ناگہانی آفات جس اذیت کے ساتھ موت کا باعث بنتی ہیں، وہی اُن کے لیے کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُنھیں معاف کر دیتا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۸۳۱۰ سے لیا گیا ہے۔اِس کے متابعات اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۳۸۴۔ مسند ابن ابی شیبہ، رقم ۸۶۸۔ مسند احمد، رقم ۱۸۳۱۱، ۱۸۳۱۲، ۲۲۵۰۰۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۶۴۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۵۲۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۱۹۰۔

معجم الصحابۃ، ابن قانع، رقم ۱۰۶۷۔ صحیح ابن حبان، رقم ۲۹۳۳۔ المعجم الکبیر طبرانی، رقم ۴۱۰۱، ۴۱۰۶، ۴۱۰۹، ۶۴۸۶۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۵۲۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۹۴۱۷۔

— ۳۰ —

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ،[1] أَنَّهُ مَرَّ بِسَلْمَانَ وَهُوَ مُرَابِطٌ فِي بَعْضِ قُرَى فَارِسَ، فَقَالَ لَهُ [سَلْمَانُ[2]]: مَالَكَ هَاهُنَا؟ قَالَ: أُرَابِطُ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَمْرٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ [وَلَيْلَةٍ[3]] فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أُجِيرَ مِنْ عَذَابِ[4] الْقَبْرِ،[5] وَجَرَى عَلَيْهِ صَالِحُ عَمَلِهِ [الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ[6]] إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، [وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ[7]]».

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر گزرتے ہوئے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اُن کی ملاقات ہوئی، جو فارس کی کسی بستی میں سرحد کی حفاظت پر مامور تھے۔ سلمان نے اُنھیں دیکھا تو کہا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ کعب نے جواب میں کہا: میں سرحد کی حفاظت کر رہا ہوں۔ سلمان نے کہا: کیا میں تمھیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ کا ارشاد ہے: اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات سرحد کی حفاظت میں مشغولیت ایک مہینے کے روزوں اور قیام اللیل سے بہتر ہے۔ اور جو شخص اللہ کی راہ میں سرحد کی نگرانی کرتے ہوئے مر گیا، وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا، اور اُس کا وہ نیک عمل جس پر موت کے وقت وہ عامل تھا، (اُس کے نامۂ اعمال میں) قیامت کے دن تک جاری رہے گا، اور (اللہ تعالیٰ کے ہاں) اُس کا رزق جاری کر دیا جائے گا[1]۔

۱۔ راہ حق کے شہدا اور مجاہدین کا جو صلہ قرآن میں بیان ہوا ہے، یہ بشارت اُسی کی فرع ہے۔ اِس کے لیے

www.javedahmadghamdi.com

دیکھیے: آل عمران ۳: ۱۶۹-۱۷۵۔ اِس سے مزید یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ میدان جنگ میں مجاہد کی طبعی موت شہادت ہی کے حکم میں ہے۔ اِس باب کی روایتوں کو ہم نے جس طرح دیکھا ہے، اُس کے لحاظ سے یہ بات بھی واضح رہے کہ 'شہادت' قرآن کی رو سے ایسا غیر معمولی عمل ہے کہ ہر بندۂ مومن کو سابقین کے درجے تک پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ اُس کا انجام بھی وہی ہوتا ہے جو سابقین کے لیے بیان ہوا ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً الجہاد، ابن ابی عاصم، رقم ۳۱۱ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے معمولی تفاوت کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۴۵۳۔ صحیح مسلم، رقم ۱۹۱۳۔ الجہاد، ابن ابی عاصم، رقم ۳۰۳، ۳۰۹۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۱۶۷، ۳۱۶۸۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۴۳۶۱۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۷۴۶۶، ۷۴۶۷، ۷۴۶۸، ۷۴۶۹، ۷۴۷۰۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۳۱۴، ۲۳۱۵۔ معجم ابن اعرابی، رقم ۸۹۱۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۶۲۵، ۴۶۲۶۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۱۵۴۵، ۳۵۲۸۔ مستدرک حاکم، رقم ۲۴۲۲، ۲۴۲۳۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ابو نعیم، رقم ۶۹۹۹۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۴۱، ۱۴۲۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۲۷۷۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۸۸۵، ۱۷۸۸۶۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۹۸۰۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے علاوہ اِس کا ایک شاہد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۴۵۴ میں بھی نقل ہوا ہے۔

مستخرج ابی عوانہ، رقم ۷۴۷۰ میں اِسی طرح کا ایک واقعہ یوں منقول ہے: 'عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيّ أَنَّهُ وَجَدَ شُرَحْبِيلَ مُرَابِطًا بِحِمْصَ، قَالَ: مَا تَصْنَعُ هَهُنَا يَا شُرَحْبِيلُ؟، قَالَ: أُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: لَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: «رِبَاطُ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، فَإِنْ مَاتَ أَجْرَى اللّٰهُ عَمَلَهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ، وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ، وَأَمِنَ الْفَتَّانَ»'، ''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حمص میں اُن کی ملاقات شرحبیل سے ہوئی جو وہاں سرحد کی نگرانی پر مامور تھے۔ سلمان نے اُن سے کہا: شرحبیل، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ اُنھوں نے کہا: اللہ کی راہ میں سرحد کی نگہبانی کر رہا ہوں۔ سلمان نے کہا: اگر تم سچے ہو تو (سنو)،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ کی راہ میں ایک دن یا ایک رات سرحد کی نگرانی میں مشغولیت ایک مہینے کے روزوں اور قیام اللیل سے بہتر ہے اور آدمی کو اگر اس حال میں موت آگئی تو اللہ تعالیٰ اُس کے (اس) آخری عمل کو، جسے وہ انجام دے رہا تھا، (اُس کے نامۂ اعمال میں قیامت تک) جاری رکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے ہاں اُس کا رزق جاری کر دیا جاتا ہے، اور وہ سخت آزمایش کرنے والی چیز، (یعنی قبر کے عذاب) سے مامون ہو جاتا ہے''۔

۲۔ حدیث ابی العباس، جمع بن قاسم، رقم ۲۲۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۱۹۱۳۔ بعض طرق، مثلاً الجہاد، ابن ابی عاصم، رقم ۳۰۹ میں یہاں 'يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ'، ''ایک دن اور ایک رات'' کے بجاے 'يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ'، ''ایک دن یا ایک رات'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۴۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۹۴۵۳ میں یہاں 'عَذَابِ' کے بجاے 'فِتْنَةِ' کا لفظ روایت ہوا ہے۔ یعنی 'سزا' کے بجاے 'آزمایش' کا لفظ منقول ہے۔

۵۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح مسلم، رقم ۱۹۱۳ میں 'أُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ'، ''وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا'' کے بجاے 'أَمِنَ الْفَتَّانَ'، ''آزمایش میں ڈالنے والی سب سے بڑی چیز، (یعنی عذابِ قبر) سے مامون رہے گا''، جب کہ بعض طرق، مثلاً الجہاد، ابن ابی عاصم، رقم ۳۰۹ میں 'أُومِنَ مِنَ الْفُتَّانِ'، ''آزمایش میں ڈالنے والی سب سے بڑی چیز، (یعنی عذاب قبر) سے اُس کو مامون رکھا جائے گا'' کی تعبیر نقل ہوئی ہے۔

۶۔ صحیح مسلم، رقم ۱۹۱۳۔

۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۳۱۶۸۔ بعض طرق، مثلاً شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۹۸۰ میں یہاں 'وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ' کے بجاے 'وَيُقْطَعُ لَهُ رِزْقٌ فِي الْجَنَّةِ' کے الفاظ آئے ہیں۔

— ۳۱ —

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ[۱] سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ الَّذِي مَاتَ عَلَيْهِ، إِلَّا الْمُرَابِطُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ[۲]».

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامۂ اعمال موت کے وقت اُس کے آخری عمل پر بند کر کے سر بمہر کر دیا جاتا ہے، سوائے اللہ کی راہ میں سرحد کی نگہبانی پر مامور شخص کے۔ (اُس کی موت اگر اِسی حال میں واقع ہو جائے تو) اُس کا یہ عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمایش سے بھی محفوظ رہے گا[1]۔

۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو لوگ اِس طرح کی خدمات انجام دیتے رہے، وہ تو یقیناً اِسی اجر کے مستحق ہیں، تاہم بعد کے زمانوں میں بھی ہر صاحب ایمان اپنے پروردگار سے اِس کی توقع کر سکتا ہے، اگر وہ فی الواقع اُسی کے لیے اور اُسی کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر ظلم وعدوان کے مقابلے میں کسی جگہ سرحدوں پر یہ خدمت انجام دیتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن الجہاد، ابن مبارک، رقم ۱۷۴ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے متابعات اِن مراجع میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: سنن سعید بن منصور، رقم ۲۴۱۴۔ مسند احمد، رقم ۲۳۹۵۱۔ سنن ابی داؤد، رقم ۲۵۰۰۔ سنن ترمذی، رقم ۱۶۲۱۔ الجہاد، ابن ابی عاصم، رقم ۳۱۷۔ مسند بزار، رقم ۳۷۵۳۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۷۴۶۳، ۷۴۶۴۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۲۳۱۶۔ صحیح ابن حبان، رقم ۴۶۲۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۰۲۔ مستدرک حاکم، رقم ۲۴۱۷۔ اثبات عذاب القبر، بیہقی، رقم ۱۴۳۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۹۸۲۔

۲۔ کئی طرق، مثلاً سنن ابی داؤد، رقم ۲۵۰۰ میں یہاں 'وَيَأْمَنُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ'، ''وہ قبر کی آزمایش سے بھی محفوظ رہے گا'' کے بجائے 'وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ'، ''اور اُس کو قبر میں سخت آزمایش میں ڈالنے والی چیز سے بھی مامون رکھا جائے گا'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

ـــ ۳۲ ـــ

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، قَالَ:[1] قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلشَّهِيدِ

عِنْدَ اللهِ خِصَالًا، يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْقَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ، الْيَاقُوتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ».

مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہید[1] کی کئی خصوصیات ہیں: ایک یہ کہ اُس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اُس کی مغفرت کردی جاتی ہے، دوسرے یہ کہ (موت کے بعد ہی) وہ جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے، تیسرے یہ کہ اُس کو ایمان کی پوشاک پہنائی[2] جاتی ہے، چوتھے یہ کہ غزال چشم خوب صورت عورت سے اُس کو بیاہ دیا جاتا ہے، پانچویں یہ کہ اُس کو عذاب قبر سے محفوظ کردیا جاتا ہے، چھٹے یہ کہ روز قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے، ساتویں یہ کہ اُس کے سر پر عزت کا ایسا تاج پہنایا جاتا ہے جس کا ایک قیمتی پتھر بھی دنیا وما فیہا سے بہتر ہے، آٹھویں یہ کہ اُس کو بہتّر غزال چشم گوریوں سے بیاہ دیا جاتا ہے[3] اور نویں یہ کہ اُس کے عزیز و اقارب میں سے ستّر لوگوں کے حق میں اُس کی شفاعت قبول کرلی جاتی ہے[4]۔

۱۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جنگ کے لیے نکلیں اور اُس میں مارے جائیں۔ سورۂ آل عمران (۳) کی آیت ۱۴۰ میں یہ اِسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔

۲۔ اِس سے غالباً وہ خلعت مراد ہے جو سچے اہل ایمان کو جنت میں داخل ہوتے وقت اُن کے اعزاز و اکرام کے لیے پہنایا جائے گا۔

۳۔ یعنی اُس بیوی کے سوا جس کا ذکر اوپر ہوا ہے۔ اِسے بھی اللہ تعالیٰ کی اُنھی عنایتوں میں سے سمجھنا چاہیے جو جنت میں شہدا اور صدیقین کے لیے خاص ہوں گی۔

۴۔ یہ، ظاہر ہے کہ اُسی قانون کے مطابق قبول کی جائے گی جو شفاعت کے لیے قرآن میں بیان ہوا ہے۔ اِس کی تفصیلات کے لیے دیکھیے ہماری کتاب ''میزان'' میں مضمون: ''نبی کی شفاعت''۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن سنن سعید بن منصور، رقم ۲۵۶۲ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف عبد الرزاق، رقم ۹۵۵۹۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۸۲۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۲۷۹۹۔ سنن ترمذی، رقم ۱۶۶۳۔ الجہاد، ابن ابی عاصم، رقم ۲۰۴۔ مسند شاشی، رقم ۱۲۵۹۔ الشریعۃ، آجری، رقم ۸۱۱۔ مسند شامیین، طبرانی، رقم ۱۱۲۰۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۶۲۹۔ امالی ابن بشران، رقم ۷۶۰۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۳۹۴۹۔

مقدام رضی اللہ عنہ کی اِس روایت کے تین شواہد مراجع حدیث میں نقل ہوئے ہیں جن میں اسلوب اور تفصیلات کا معمولی فرق پایا جاتا ہے۔ ایک عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس کے طرق اِن مصادر میں دیکھ لیے جا سکتے ہیں: سنن سعید بن منصور، رقم ۲۵۶۳۔ مسند احمد، رقم ۱۷۱۸۳۔ الجہاد، ابن ابی عاصم، رقم ۲۰۷۔ مسند شاشی، رقم ۱۲۶۰۔ دوسرا قیس جذامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا ہے، جس کے طرق اِن مراجع میں ہیں: مسند احمد، رقم ۱۷۷۸۳۔ الآحاد والمثانی، ابن ابی عاصم، رقم ۲۷۳۴۔ معجم الصحابۃ، ابن قانع، رقم ۱۵۸۵۔ معرفۃ الصحابۃ، ابو نعیم، رقم ۵۷۲۲، ۵۷۲۳۔ تیسرا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل ہوا ہے، جو صرف مسند شامیین، طبرانی، رقم ۱۱۶۳ میں دیکھا جا سکتا ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ـــ ۳۳ ـــ

عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:[1] «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ»[2].

ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا: مرنے والے پر نوحہ کیا جائے تو اِس پر اُس کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے[1]۔

۱۔ جزا و سزا کے جو اصول قرآن نے بیان کیے ہیں، اُن کی رو سے یہ بات کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ آگے کی روایتوں سے واضح ہو جائے گا کہ اِس میں بیان کرنے والوں سے کیا غلطی ہوئی ہے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مسند احمد، رقم ۱۸۰ سے لیا گیا ہے۔ الفاظ و تفصیلات کے کچھ فرق کے ساتھ اِس کے باقی طرق جن مراجع میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مسند طیالسی، رقم ۱۵۔ مسند احمد، رقم ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۹۴، ۳۵۴، ۳۶۶۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۹۲۔ صحیح مسلم، رقم ۹۲۷۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۵۹۳۔ سنن ترمذی، رقم ۱۰۰۲۔ مسند بزار، رقم ۱۰۴، ۱۴۶۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۲۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۴۸، ۱۸۵۰، ۱۸۵۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۷۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۶۵۷، ۱۶۶۷۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا یہی مضمون الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ مختلف روایتوں اور واقعات میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اُن کے بیٹے عبد اللہ، ابوہریرہ، مغیرہ بن شعبہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہوا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات آگے مرکزی متن کے طور پر بیان ہو رہی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مسند ابی یعلیٰ، رقم ۵۸۹۵ میں اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے کہ 'أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»'، ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے''۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اِس شاہد کے متابعات مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۴۴۲ اور معجم ابن اعرابی، رقم ۱۰۹۸ میں دیکھ لیے جا سکتے ہے۔

مغیرہ بن شعبہ کی روایت سنن ترمذی، رقم ۱۰۰۰ میں یوں بیان ہوئی ہے: 'عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الأَسَدِيِّ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ [بِالْكُوفَةِ*] يُقَالُ لَهُ: قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ، فَنِيحَ عَلَيْهِ، فَجَاءَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَصَعِدَ المِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الاِسلَامِ، أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ [فِي

*مسند احمد، رقم ۱۸۲۳۷۔

قَبْرِهِ*] بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ»'، ''علی بن ربیعہ اسدی کی روایت ہے، وہ کہتے ہیں: انصار میں سے ایک شخص کوفے میں وفات پا گیا، جس کو قرظہ بن کعب کہا جاتا تھا۔ اُس کی وفات پر نوحہ کیا گیا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اپنے منبر پر چڑھ کر اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا: اسلام میں نوحے کی کیا حیثیت رہ گئی ہے۔ آگاہ رہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس میت پر نوحہ کیا گیا، اُس کو اُس کی قبر میں اِس نوحے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا''۔

اِس شاہد کے متابعات جن مصادر میں نقل ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۹۸۔ مسند احمد، رقم ۱۸۱۴۰، ۱۸۲۰۲، ۱۸۲۳۷۔ صحیح بخاری، رقم ۱۲۹۱۔ صحیح مسلم، رقم ۹۳۳۔ شرح مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۴۱۵۔ شرح معانی الآثار، طحاوی، رقم ۶۹۷۸۔ جب کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اِس کا شاہد مسند احمد، رقم ۱۹۹۱۸ میں اِس طرح نقل ہوا ہے: 'عَنْ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ قَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: «الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ» فَقَالُوا: كَيْفَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ؟ فَقَالَ عِمْرَانُ: قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ'، ''محمد بن سیرین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک موقع پر لوگوں نے عمران بن حصین کے سامنے اِس بات کا تذکرہ کیا کہ مردے کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ وہ کہنے لگے: زندہ لوگوں کے رونے کے سبب میت کو کیسے عذاب دیا جا سکتا ہے؟ عمران رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو کہا: بلاشبہ، یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے''۔

اِس کے متابعات کے مراجع یہ ہیں: مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۱۱۶۔ مسند طیالسی، رقم ۸۹۵۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۹۸۷۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۱۸۴۹۔ صحیح ابن حبان، رقم ۳۱۳۴۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۴۴۰۔

[باقی]

---

*مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۲۰۹۸۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org